امانت کی وہ صورت جو قرض ہے

تاریخ: 03-07-2025

ریفرنس نمبر: IEC-559

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میرے دوست نے مجھے 24 کیرٹ کا دس تولہ خام سونا یہ کہہ کر دیا کہ: ”یہ آپ رکھ لیں، اگر بیچ کر اس کی رقم استعمال کرنا چاہیں تو استعمال کر لیں، مجھے جب چاہئے ہو گا میں آپ کو بتا دوں گا، آپ 24 کیرٹ کا اتنا ہی سونا مارکیٹ سے خرید کر مجھے واپس کر دینا“۔ مجھے پوچھنا یہ ہے کہ کیا میرا اس طرح امانت رکھوایا ہوا سونا فروخت کر کے رقم اپنی تجارت میں استعمال کرنا شرعاً جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا اپنے دوست سے دس تولہ خام سونا لینا، پھر اُسے فروخت کر کے اس کی رقم اپنے کاروبار میں استعمال کرنا، اور بعد میں دوست کے مطالبہ پر اسی معیار اور مقدار کا دس تولہ سونا دوست کو واپس دینا شرعی اعتبار سے جائز عقد ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سونا، چاندی وغیرہ مثلی چیز اس طور پر لے کہ اسے فروخت کر کے فی الحال اپنی ضرورت میں استعمال کرے گا اور بعد میں اس جیسی چیز واپس کرے گا، تو شرعاً یہ قرض کہلاتا ہے۔ اور اگر قرض پر کوئی نفع یا اضافہ مشروط نہ ہو، تو ایسے قرض کا لین دین جائز ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ در مختار میں لکھتے ہیں: ”(عاریۃ الثمنین والمکمل

والموزون والمعدود والمتقارب) عند الإطلاق (قرض) ضرورة استهلاك عينها“ یعنی سونا چاندی، مکیلی و موزونی اور عددی متقارب اشیاء کو عاریتاً لینا جب کہ ان کا استہلاک مقصود ہو، قرض ہے۔

(الدر المختار، جلد 8، صفحہ 556، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”مکمل و موزون و عددی متقارب کو عاریت لیا اور عاریت میں کوئی قید نہیں تو عاریت نہیں بلکہ قرض ہے مثلاً کسی سے روپے، پیسے، گیہوں، جو وغیرہ عاریت لیے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان چیزوں کو خرچ کریگا اور اسی قسم کی چیز دے گا یعنی روپیہ لیا ہے تو روپیہ دے گا پیسہ لیا ہے تو پیسہ دے گا اور جتنا لیا اتنا ہی دے دیگا یہ عاریت نہیں بلکہ قرض ہے کیونکہ عاریت میں چیز کو باقی رکھتے ہوئے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور یہاں ہلاک و خرچ کر کے فائدہ اٹھانا ہے لہذا فرض کرو کہ قبل انتفاع یہ چیزیں ضائع ہو جائیں جب بھی تاوان دینا ہو گا کہ قرض کا یہی حکم ہے کہ لینے والا مالک ہو جاتا ہے نقصان ہو گا تو اس کا ہو گا دینے والے کا نہیں ہو گا۔ ہاں اگر ان چیزوں کے عاریت لینے میں کوئی ایسی بات ذکر کر دی جائے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہو کہ حقیقتاً عاریت ہی ہے، قرض نہیں تو اسے عاریت ہی قرار دیں گے مثلاً روپے یا پیسے مانگتا ہے کہ اس سے کوئی چیز وزن کرے گا یا اس سے تول کر باٹ بنائے گا یا اپنی دوکان کو سجائے گا تو عاریت ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 58، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

8 محرم الحرام 1447ھ \ 03 جولائی 2025ء